

جمع القرآن ویم عزوہ لعثمان

۱۳۲۲ھ

جمع القرآن

قرآن جمع کرنا اور اس کی نسبت حضرت
عثمان غنیؓ کی طرف کیوں کرتے ہیں

تصنیف لطیف :-

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALHAZRAT NETWORK
اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

ALHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

جمع القرآن وبعث عزوہ لعثمان

(قرآن کو جمع کرنا اور اس کی نسبت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف کیوں کرتے ہیں)

www.alahazratinstitute.org

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

مسئلہ ۲۲۸ از شہر کنندہ بریلی ۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ قرآن شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا تھا یا اُن سے پہلے بھی کسی نے جمع کیا؟ اور یہ جو سنا جاتا ہے کہ حفصہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا اور اُن کا جمع کیا ہوا مہ فون کر دیا گیا، یہ سچ ہے یا غلط؟ بیٹنوا تو جسودا (بیان فرمائیے اگر دئے جاؤ گے۔ مت)

الجواب

قرآن عظیم کی جمع و ترتیب آیات و تکمیل و تفصیل سور زمانہ اقدس حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بامر الہی حسب بیان جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وارشاد و تعلیم حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقع ہوئی تھی، مگر قرآن عظیم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے

سینوں اور متفرق کاغذوں، پتھر کی تختیوں، بکری، دنبے کی پوستوں، شانوں، پسلیوں وغیرہ میں تھا ایک جگہ سارا قرآن عظیم مجروح نہ تھا۔ جب جنگ یمامہ میں کہ مسیلہ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی صدا صحابہ کرام حفاظ قرآن نے شہادت پائی، امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل الہام منزل میں حق علی و علا نے القا کیا کہ حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ اسس لڑائی میں بہت صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا شہید ہوئے، یونہی جہادوں میں حفاظ صحابہ شہید ہوتے گئے اور قرآن عظیم متفرق رہا تو بہت مستعد آن جاتے رہنے کا اندیشہ ہے میری رائے میں حکم دیجئے کہ قرآن عظیم کی سب صورتیں یکجا کر لی جائیں۔ خلیفہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی رائے پسند فرمائی اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس امر جلیل کا حکم دیا کہ کجہ اللہ تعالیٰ سارا قرآن عظیم یکجا ہو گیا، ہر سورت ایک جدا صحیفے میں تھی وہ صحیفے تاحیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے بعد حضرت امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المومنین حفصہ بنت العفاروق زوجہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ عرب میں ہر قوم و قبیلہ کی زبان بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھی، مثلاً حرف تعریف میں کوئی الف لام کتا تھا کوئی الع یم کہ اسی لغت پر حدیث :

ليس من امير الصيام في امسقريله سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ (ت)
 وارد ہے علامات مضارع حروف اتین کو کوئی مفتوح پڑھتا تھا کوئی مکسور، یا مشبہ بلیس کی خبر کو کوئی منصوب کرتا کوئی مرفوع، اِنَّ وَاَنَّ وغیرہا کے اسم کو کوئی نصب دیتا کوئی رفع پڑھتا، بعض قبائل ہر جگہ (ب) کو (م) بولتے، (م) کو (ب)، تار من حملة ونحوہ کوئی حالت وقفی میں کوئی (ہ) کہتا کوئی (ت) منصوب منون پر، کوئی الف سے وقف کرتا کوئی صوف سکون سے، بعض مرفوع و مجرور پر بھی واو یا سے وقف کرتے۔ بعض قومیں حروف مدہ حرکات موافقہ پر قناعت کرتیں اَعُوذُ کو اَعُوذُ، تَعَالٰی کو تَعَالٰی وغیرہ ذلک کہتیں۔ اسی قسم کے بہت سے تفاوت لہجہ و طرز ادا تھے۔ قرآن عظیم خاص لغت قریشی برائے اہل مکہ صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قریشی تھے۔
 عربیوں کو کہ زکلا قریشی گل کرد زبان سبب آمدہ قرآن بزبان قرشی

(آپ کا شجرہ گلاب چونکہ قریش کے باغ سے ظاہر ہوا اسی سبب سے قرآن مجید
قریش کی لغت پر آیا۔ ت)

زمانہ اقدس حضور پر نور صلوات اللہ وسلامہ علیہ میں کہ قرآن عظیم نیا نیا اتر آتا تھا اور ہر قوم و قبیلہ کو اپنے ماوری
لہجہ قدیمی عادات کا دفعہ بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز و لہجہ میں قرأت
قرآن عظیم کرے، زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ سے بعض بعض لوگوں کے ذہن میں جم گئی
جس لہجہ و لغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآن کریم نازل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانہ امیر المومنین عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر باہم جنگ و جدل و زد و کوب کی نوبت پہنچی یہ کہتا تھا
قرآن اس لہجہ میں ہے وہ کہتا تھا نہیں بلکہ دوسرے میں ہے، ہر ایک اپنے لغت پر دعویٰ کرتا تھا یہی
یہ خبر امیر المومنین عثمان غنی کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا امید ہے۔ لہذا حسب مشورہ
امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم دیگر اعیان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر قرار
پایا کہ اب ہر قوم کو اس کے لب و لہجہ کی اجازت میں مصطلک نہ رہی بلکہ فقہ انشاء ہے لہذا تمام امت کو
خاص لغت قریش پر جس میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغات سے باز رکھنا چاہئے،
صحیفہائے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ حضرت ام المومنین بنت الفاروق رضی اللہ تعالیٰ
عنها کے پاس محفوظ ہیں منشا قرآن کی تفہیم کے تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کریں اور وہ مصاحف
بلا واسلام میں بھیج دیں کہ سب اسی لہجہ کا اتباع کریں اس کے خلاف اپنے اپنے طرز و ادا کے مطابق
جو مصاحف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں دفعہ فقہ کے لئے تلف کر دے جائیں، اسی رائے صاحب
کی بنا پر امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنها سے کہلا بھیج کر
کہ صحیفہائے صدیقی بھیج دیجئے ہم ان کی تفہیم کے لئے کرشہروں کو بھیجیں اور اصل آپ کو واپس کر دیں گے۔
ام المومنین نے بھیج دیئے امیر المومنین نے زید بن ثابت و عبد اللہ بن زبیر و سعید بن عاص و عبد الرحمن
بن عمارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تفہیم کرنے کا حکم دیا وہ تفہیم مکہ معظمہ و شام و یمن و
بکریں و بصرہ و کوفہ کو بھیج گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفہ جمع فرمودہ صدیقی اکبر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس سے یہ تفہیم ہوئی تھیں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنها کو واپس لئے
ان کی نسبت معاذ اللہ و فن کرنے یا کسی طرح تلف کر دینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفے
خلافت عثمانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک
بعینہ محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لے کر چاک کر دئے۔ بالجمہ اصل جمع قرآن تو یکم ربیع العزہ

حسب ارشاد حضور پر نور سیدہ الایماہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو یہاں سب سورتوں کا یکجا کرنا باقی تھا
امیر المومنین صدیق اکبر نے بمشورہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیا پھر اسی جمع فرمودہ
صدیقی کی نکلوں سے مصاحف بنا کر امیر المومنین عثمان غنی نے بمشورہ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہما بلا واسطہ میں شائع کئے اور تمام امت کو اصل لہجہ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت
فرمائی اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقہً جامع القرآن رب العزۃ تعالیٰ
شانہ ہے، کما قال عز من قائل :

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۖ

بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے

ذمے ہے۔ (ت)

اور بنظر ظاہر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے
سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حاکم مستدرک میں بشرط بحث ری و
مسلم حضرت زید بن ثابت الصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی،

قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نؤلف القرآن من الرقاع ۖ
یعنی ہم زمانہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قرآن پانچوں میں جمع کرتے تھے۔
امام جلال الدین سیوطی الاتقان شریف میں فرماتے ہیں،

قد کان القرآن کتب کلہ فی عہد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکن غیر مجموع فی موضع
واحد ولا متب السور ۖ
سارا قرآن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں لکھا گیا تھا لیکن وہ
ایک جگہ جمع نہیں تھا اور سورتیں مرتب نہیں
ہوئی تھیں۔ (ت)

صحیح بخاری شریف میں انہیں سے مروی،

قال ادسل الی ابوبکر مقتل اہل
الیمامة فاذا عمر بنت الخطاب
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق

۱۴/۵۰ القرآن الکریم

۲۲۹/۶ المستدرک للحاکم کتاب التفسیر جمع القرآن لم یکن مرة واحدة دار الفکر بیروت

۵۴/۱ الاتقان النوع الثامن عشر فی جمود ترتیب مصطفیٰ البانی مصر

عندہ فقال ابوبکر ان عمر اخافني فقال
ان القتل قد استحر يوم اليمامة
بقراء القرآن واني اخشى ان يستحضر
القتل بقراء بالمواطن فيذهب كثير
من القراءات واني ارجو ان تأمر
بجمع القراءات قال يزيد قال ابوبكر
انك رجل شاذ عاقل لانهما لك و
قد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى
الله تعالى عليه وسلم فتبع القرآن
فاجمعه فتبعته القراءات اجمعه
من العصب والخفاف وصدور الرجال
فكانت الصحف عند ابى بكر حتى توفاه الله
ثم عند عمر حياته ثم عند حفصة
بنت عمر هذا مختصرا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلوایا میں حاضر
ہوا تو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی
وہاں موجود تھے، ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ
عندہ نے فرمایا میرے پاس حضرت عمر آتے ہیں
اور کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قسراء
قرآن شہید ہوئے ہیں، مجھے خوف ہے کہ اگر
جنگوں میں قرآن کثرت سے شہید ہوتے رہے
تو قرآن مجید کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائیگا
میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کو جمع کرنے
کا حکم دیں، حضرت زید نے کہا حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا تم ایک
نوجوان عقلمند مرد ہو ہم آپ کو کسی معاملے میں
تصمت نہیں لگاتے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے۔ قرآن مجید

کو تلاش کرو اور اس کو جمع کر دو۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید کو ڈھونڈا اور اس کو کچھڑ کے پٹھوں، پتھر
کی سہلوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرتا تھا۔ وہ صحیفے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی وفات تک ان کے پاس رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہے۔ آپ کے
وصال کے بعد سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس موجود رہے (اختصار)۔ (ت)
اس حدیث طویل کا خلاصہ وہی ہے کہ بعد جنگ یمامہ غاروق نے صدیق کو جمع مسترآن
کا مشورہ اور صدیق نے زید بن ثابت کو اس کا حکم دیا کہ متفرق پرچوں سے سب سورتیں یکجا ہو کر
صدیق پھر غاروق پھر ام المومنین کے پاس ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ امیر المومنین سید علی
کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں،

اعظم الناس في المصاحف اجرا ابوبكر مصاحف میں سب سے زیادہ ثواب ابوبکر کا

وَأَذْرَبِيحَان مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَانْزَع
حَذِيقَةً اخْتَلَفَ فِيهِمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ
حَذِيقَةُ لِعَثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرَأُكَ
هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلَفُوا فِي
الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى
فَأَرْسَلَ عَثْمَانُ ابْنَ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهَا أَنْ أَرْسَلَ إِلَيْهَا بِالصَّحْفِ تَنْسَخُهَا
فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ تَرْدُهَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ
بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عَثْمَانَ فَامْرَأَتُ سَيِّدِ بْنِ
ثَابِتٍ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ زُبَيْرٍ وَسَعِيدُ
بْنِ الْعَاصِ وَعَبِيدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ هِشَامٍ فَتَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَ
قَالَ عَثْمَانُ لِلرُّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الشَّلَشَةُ
إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَنَزِيدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي
شَيْءٍ مِنْ الْقِرَاءَةِ فَارْتَبِعُوا بِلسَانِ
قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَقًّا
إِذَا تَنَسَخُوا الصَّحْفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدُّ
عَثْمَانَ الصَّحْفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا
كُلَّ أَتَقٍ بِمَصْحَفٍ مِمَّا تَنَسَخُوا وَأَمَرَ
بِهَاسِئَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ
مَصْحَفٍ أَنْ يَحْرَقَ بِهِ

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
پاس آئے جبکہ وہ اہل شام اور اہل عراق کو
آرٹیف اور آذربیحان کے ساتھ جنگ کرنے اور
ان کو فتح کرنے کے لئے لشکر تیار کر رہے تھے،
حذیفہ کو اہل شام اور اہل عراق کے قرآن پڑھنے
کے اختلاف نے گھبراہٹ میں ڈال دیا تو انہوں
نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا
اے امیر المؤمنین! اس امت کو یہود و نصاریٰ کی
طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے سے روکیں۔
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو
ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
پاس بھیجا کہ وہ صحیفے ہمارے پاس بھیج دیں ہم
ان کو مصحف میں لکھ کر پھر آپ کو واپس کر دیں گے۔
ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صحیفے
امیر المؤمنین کے پاس بھیج دئے تو انہوں نے
زید بن ثابت، عبد اللہ بن زبیر، سعید بن عاص اور
عبد الرحمن بن عمارت بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کو حکم دیا، انہوں نے اس کو مصاحف میں لکھ دیا۔
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تینوں قریشیوں
کو حکم دیا کہ جب تمہارا اور زید بن ثابت کا قرآن مجید
کے کسی کلمے میں اختلاف ہو جائے تو اس کو
لغت قریش کے مطابق لکھو کیونکہ قرآن مجید صرف لغت قریش پر نازل ہوا۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کی تعمیل کی حتیٰ کہ جب انہوں نے صحیفوں کو مصاحف میں لکھ دیا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ صحیفہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واپس بھیج دئے، اور ملک کے ہر کونے میں ایک مصحف بھیج دیا جو انہوں نے لکھا تھا اور حکم دیا اس کے سوا جو قرآن کسی صحیفہ یا مصحف میں ہے اس کو جلا دیا جائے۔ (ت)

دیکھو یہ حدیث صحیح بخاری صاف گواہ ہے کہ امیر المؤمنین عثمان غنی نے اختلافِ لہجہ و لغات میں کون سی صحیفہ اسے صدیقی حضرت حفصہ سے منگوائے اور انہیں کی کتابوں سے مصحف بنا کر بلادِ اسلام میں بھیجے اور وہ صحیفہ بعد نفل حضرت ام المؤمنین کو واپس دئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ابن اسثثہ کتاب المصاحف میں راوی،

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں لوگوں میں قرآن مجید کے اندر اس قدر اختلاف پڑ گیا جس کی وجہ سے پڑھنے والے بچوں اور بڑھانے والے اساتذہ میں لڑائی ہونے لگی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر پہنچی تو انہوں نے فرمایا کہ تم میرے سامنے قرآن کو بھلاؤ اور اس میں غلطی کرتے ہو تو جو جگہ سے دُور ہیں وہ اس سے بھی زیادہ بھلاؤ اور غلطی کرتے ہوں گے اے اصحاب! محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جمع ہو جاؤ اور لوگوں کے لئے ایک قیام (قرآن) لکھو۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جمع ہو کر قرآن لکھا۔ اس حدیث کو ابن اسثثہ نے ایوب کے طریق پر ابو قتلابہ سے روایت کیا، اس نے کہا مجھ سے بنی عامر کے ایک مرد نے بیان کیا جس کو انس بن مالک کہا جاتا ہے، پھر وہی حدیث مذکور ذکر کی۔ (ت)

سیدنا مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں،

اختلفوا في القسورة على عهد عثمان
رضي الله تعالى عنه حتى اقتتل
العلماء والمعلمون فبلغ
ذلك عثمان بن عفان رضي الله
تعالى عنه فقال عندي تكذيبون
به وتلحنون فيه فمضت ضاعف
عني كان الله ناكذيها واكثر لحنا
يا اصحاب! احمد صلى الله تعالى عليه
وسلم اجتمعوا فاكتبوا للناس اماما
فاجتمعوا فكتبوا الحديث مرار
من طريق ايوب عن ابي قتلابه
قال حدثني رجل من بني عامر
يقال له انس بن مالك
فذكره۔

لا تقولوا في عثمان الأخيرا فوالله ما فعل
في المصاحف الا من صلا متا
قال ما تقولون في هذا القراءة فقد
بلقي انت بعضهم يقول ان قراءتي
غير من قراءتك وهذا يكاد يكون كفسرا
قلنا فما ترى قال ارى ان يجمع
الناس على مصحف واحد فلا تكون
فرقة ولا اختلاف قلنا نعم ما رأيته
رواه ابو بكر بن ابى داود بسند صحيح
عن سويد بن غفلة قال قال علي
رضي الله تعالى فذكره۔

سند صحیح کے ساتھ سويد بن غفلة سے ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر حدیث مذکور
ذکر کی۔ ت)

www.alahazrat.org

اتقان میں ہے :

قال ابن التين وغيره بالفرق بين
جمع ابى بكر وجمع عثمان انت جمع
ابى بكر كانت لخشية ان يذهب
القراءات شعث يذهب حملته
لانه لم يكت مجموعا في موضع واحد
فجمعه في مصاحف مرتبا
لايات سورة على ما وقفهم
عليه النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم وجمع عثمان

ابن تين وغيرہ نے کہا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرآن جمع کرنے میں فرق یہ ہے کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جمع کرنا اس خوف سے تھا کہ قراء قرآن کی شہادت کے سبب سے قرآن کا کچھ حصہ ضائع نہ ہو جائے کیونکہ قرآن مجید لکھا نہ تھا، چنانچہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کو صحیفوں میں اس طرح جمع کر دیا کہ ہر ایک سورت کی آیتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیان کے مطابق مرتب

كان لما كثرت الاختلاف في وجوه القراءة حين قرؤوا بلغاتهم على اتساع اللغات فادى ذلك بعضهم الى تخطئة بعض فخشى من تفاقم الكاموف ذلك فانسختك المصحف في مصحف واحد مرتباً بسورة وانقص من سائر اللغات على لغة قریش محتجاً بانته نزول بلغتهم وانت كان قد وسم في قراءته بلغة غيرهم دفعا للحدوج والمشقة في بتدو لا مرفراى ان الحاجة الى ذلك انتهت فاقصر على لغة واحدة

لغت قریش پر اکتفا کیا۔ اس بات سے استدلال کرتے ہوئے کہ قرآن مجید لغت قریش پر نازل ہوا اگرچہ عروج اور مشقت سے بچنے کے لئے شروع شروع غیر قریش کی لغات میں پڑھنے کی بھی اجازت تھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھا کہ اب اس کی حاجت نہیں رہی، لہذا آپ نے ایک ہی لغت پر انحصار فرمایا۔ (ت)

امام بدرالدین عینی عمدة القاری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں،

كان هذا سببا لجمع عثمان القرآن في المصحف والفرق بينه وبين المصحف انت المصحف هي الاوراق المحصورة التي جمع فيها القرآن في عهد ابى بكر رضي الله تعالى عنه وكانت سور مفرقة ككل سورة مرتبة باياتها على حدة لكن

یہ تھا سبب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصحف میں قرآن جمع کرنے کا۔ صحیفوں اور مصحف میں فرق یہ ہے کہ صحیفے وہ اوراق ہیں جن میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں قرآن مجید لکھا گیا اس میں سورتیں الگ الگ تھیں، ہر سورت اپنی آیات کے ساتھ الگ مرتب تھی لیکن بعض کو بعض کے بعد

اُسی میں ہے :

كان التأليف في الزمن النبوي والمجمع
في المصحف في زمن الصديق والنسخ
في المصاحف في زمن عثمان وقد كانت
القرآن كله مكتوبا في عهد صلى الله تعالى
عليه وسلم لكنه غير مجموع في موضع
واحد ولا متب السور انتهى والله سبحانه
وتعالى اعلم.

مسئلہ ۲۴۹ از پٹنہ عظیم آباد

۲۲ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ

قرآن مجید کی تالیف محمد نبوی میں ہوئی۔ صحیفوں میں
جمع زمانہ صدیقی میں ہوا اور مصاحف میں اس کی
کتابت زمانہ عثمانی میں ہوئی۔ بے شک سارا
قرآن مجید نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ
میں لکھا ہوا تھا لیکن وہ سارا یکجا لکھا ہوا نہیں تھا
اور نہ ہی سورتیں ترتیب وار لکھی ہوئی تھیں۔ (ت)
واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جامع قرآن مجید
کس رو سے کہتے ہیں؟ اس کا جواب کتب احادیث و تواریخ سے تحریر فرمائیں۔ (بیان
فرمائیے اجرو دینے جاؤ گے۔ ت)

www.alabani.net.org

الجواب

قرآن عظیم جامع حقیقی اللہ تعالیٰ ہے، قال جل وعلا،
ان علینا جمعه وقراءته بے شک ہمارے ذمے ہے قرآن کا جمع کرنا
اور پڑھنا۔

پھر جامع عز وجل کے منظر اول و اتم و اکمل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوتے۔
آیات قرآنیہ اسی ترتیب میں پرکھ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے مطابق ترتیب لوح محفوظ حسب تسبیح
جبریل و تعلیم جلیل صاحب تنزیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمانہ اقدس میں اپنی اپنی سورتوں میں جمع ہوئیں
قرآن عظیم ۲۳ برس میں حسب حاجت جماعت متفرق آیتیں ہو کر اتریں کسی سورت کی کچھ آیات اتریں پھر
دوسری سورت کی آیتیں آتیں پھر سورت اولیٰ کی نازل ہوئیں، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں سورت کی ہیں فلاں آیت کے بعد فلاں کے پہلے رکھی جائیں

لہ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتب فضائل القرآن باب جمع القرآن دار الکتاب العربی بیروت ۴/۲۳۶
لہ العتہ آن الکیم ۵/۱۴

اسی طرح سورہ قرآنہ غنیمت ہو تیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر حضور سے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی ترتیب پر اسے نمازوں تلاوتوں میں پڑھتے، قرآن عظیم صرف ایک واحد نسبت قریش پر نازل ہوا عرب میں مختلف قبائل اور ان کے لیے باہم حرکات و سکنات و بعض اجزائے کلمات میں مختلف تھے، علامہ مفسر معاریف کو قریش مفتوح رکھتے، دیگر بعض قبائل اتان کو کسور کے بغیر فہمیدین لکھتے، لغت قریش میں تابوت آخر میں تائے قرشت سے تباد و سروں کے لغت میں تابوت تائے ہوز سے۔ اسی قسم کے بالائی اختیارات بکثرت تھے جن سے معنی کلام جگہ جو ہر نظم کو بھی کوئی ضرر نہ پہنچتا اور مادری لہجہ زبانوں پر چڑھا ہوا دفعہ بدل دینا سخت دشوار۔ لہذا حضور پر نور رحمت مہدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سے عرض کر کے دیگر قبائل والوں کے لئے ان کے لہجوں کی رخصت لے لی تھی، جبریل امین علیہ السلام نے تسلیم ہر رمضان مبارک میں جس قدر قرآن عظیم اب تک اتر چکا ہوتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا دور کرتے جو سنت سنیا اب تک بکھرا تھا اسے حفاظ اہلسنت میں باقی سے اور باقی رسپے گ حتیٰ یاقی امرا اللہ و ہم علی ذلک (یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے گا وہ اس پر قائم رہے گا) سال فیہ فیہ علی وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوبارہ صرف اصل لغت قریش پر جس میں قرآن مجید نازل ہوا تھا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دور کیا اور اس کی کرا سے اشارہ ہوا کہ وہ رخصت فسوخ اور اب صرف اسی لغت پر جس میں اصل نزول ہے استقر امر ہوا۔ سورا اگرچہ زمانہ اقدس میں مرتب ہر چکی تھیں مگر یکجا جمع نہ تھیں متفرق پڑچوں بکری کے شانوں وغیرہ میں متفرق جگہ تھیں سو ان مبارک سینوں کے جن میں سارا قرآن عظیم محفوظ تھا حال یہی تھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظروں سے احتیاب فرمایا، خلافت خلیفہ برحق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ یمامہ واقع ہوئی جس میں بکثرت صحابہ کرام حافظان قرآن شہید ہوئے، حافظ حقیقی جامع اذلی بل بلالہ نے اپنا وعدہ صادقہ و انا للہ الخفظون (اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں) پورا فرمانے کو پہلے یہ کریم داعیہ قلب کریم حضرت موافق الہی نے بالوحی والکتاب سیدنا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ڈالا حضرت فاروق نے بارگاہ صدیقی میں عرض کی کہ جنگ یمامہ میں بہت حفاظ شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ یوں ہی قرآن متفرق پڑچوں میں رہا اور حفاظ شہادت پا گئے تو بہت سا قرآن مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہے گا میری رائے ہے کہ حضرت جمع قرآن کا حکم فرمائیں، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابتداء اس میں تامل ہوا کہ جو فصل

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا ہم کو نہ کر کریں۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اگرچہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر اللہ وہ کام خیر کا ہے بالآخر اسے صدیق بھی موافق ہوئی اور زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمان خلافت نسبت جمیع کتاب اللہ صادر ہوا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی وہی شبہہ پیش کر کے نہ کر کیجئے گا وہ کام جو حضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے نہ کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی جواب دیا کہ اگرچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر اللہ وہ کام خیر کا ہے یہاں تک کہ صدیق و فاروق و زید بن ثابت و جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اجماع سے یہ مسئلہ طے ہوا اور قرآن عظیم متفرق مواضع سے جمع کر لیا گیا اور وہاں یہ کایہ شبہہ جس پر آدمی یاسیت کا دار و مدار ہے کہ جو فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا دوسرا کیا ان سے زیادہ مصالح دیں جانتا ہے کہ اسے کرے گا یا اجماع صحابہ مردود قرار پائے، واللہ رب العالمین، سورہ قرآنہ اگرچہ متفرق مواقع سے ایک مجموعہ میں مجتمع ہو گئی تھیں اور وہ مجموعہ صدیق پھر فاروق پھر ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس تھا مگر ہنوز زمین کام باقی تھے۔

- (۱) ان مجموعہ صحیفوں کا ایک صحت واحد میں نقل ہونا۔
- (۲) اس صحت کے لئے معظّم بلاد اسلام ملکاتِ اسلامیہ کے عظیم عظیم قسموں میں تقسیم ہونا۔
- (۳) رخصتِ سابقہ کی بنا پر جو بعض اختلافات لہجہ کے آثار کتابت قرآن عظیم میں متفرق لوگوں کے پاس تھے اور وہ قرآن عظیم کے حقیقی اصل منزل من اللہ ثابت مستقر غیر مفسوخ لہجے سے جدا تھے دفعِ فتنہ کے لئے ان کا مٹا ہونا۔

یہ تینوں کام حفظِ حافظِ حقیقی جامع اذلی جلال نے اپنے تیسرے بندے امیر المومنین جامع القرائی ذی النورین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا اور قرآن عظیم کا جمع کرنا حسب وعدۃ الہیہ تام و کالی ہوا اس لئے اس جناب کو جامع القرآن کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ مجددہ المذنب احمد رضا البریلوی

حقی عنہ بحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم